



## کلام غالب میں مزاحمتی عناصر کی علامتی معنویت: تحقیقی و تنقیدی جائزہ

### *The Symbolic Significance of Elements of Resistance in Ghalib's Poetry: A Critical and Research-Based Study*

ڈاکٹر محمد اقبال (سلیم سہیل)

ایسوسی ایٹ پروفیسر، استاذ ادبیات اردو، ایف. جی ڈگری کالج فار ویمن، کھاریاں کینٹ، پاکستان۔

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

ڈائریکٹر، شعبہ زبان و ادبیات اردو، اورینٹل کالج، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، پاکستان۔

#### **Abstract**

*This paper offers a critical and historical analysis of the symbolic dimensions of resistance in the poetry of Mirza Asadullah Khan Ghalib, situating his poetic discourse within the political, cultural, and civilizational decline of nineteenth-century India, particularly before and after the uprising of 1857. It argues that Ghalib's poetry transcends mere aesthetic expression and embodies a profound historical consciousness shaped by colonial domination, political repression, and the disintegration of Muslim socio-cultural identity. Due to the prevailing atmosphere of surveillance and censorship, Ghalib could not articulate political dissent overtly. Instead, he employed a sophisticated system of symbols, metaphors, ambiguity, and silence to encode protest and resistance. Traditional ghazal imagery—such as the beloved, winehouse, wine, cupbearer, rival, preacher, and moralist—is reinterpreted as a symbolic language of power, domination, submission, and suppressed aspiration. The cruel beloved emerges as a metaphor for colonial authority; silence signifies strategic resistance; deprivation and unfulfilled desire reflect political exclusion and civilizational marginalization. The study further contends that linguistic signs are not fixed in meaning; rather, they are historically conditioned and capable of absorbing new semantic layers. Within this framework, Ghalib's ghazals function as an alternative historical archive, recording the trauma of conquest, exile, dispossession, and cultural annihilation experienced by the colonized subject. His poetry thus becomes both an aesthetic achievement and a symbolic testimony of resistance, where literature and history converge. By rereading classical ghazal vocabulary through the lens of power relations and colonial experience, this research opens new possibilities for understanding nineteenth- and early twentieth-century Urdu ghazal as a site of veiled political consciousness and cultural resistance.*

**Keywords:** Ghalib, Symbolic Resistance, Colonial Discourse, Nineteenth-Century India, Urdu Ghazal, Historical Consciousness, Cultural Decline



غالب ان شعر میں شمار ہوتے ہیں جن کا شعری اور فکری شعور محض جمالیاتی نہیں بلکہ گہرے تاریخی، تہذیبی اور سیاسی شعور کا حامل ہے۔ وہ ایک ایسے عہد میں زندہ تھے جب ہندوستان سیاسی انتشار، تہذیبی انہدام اور قومی زوال کے شدید مراحل سے گزر رہا تھا۔ اس دور کے سیاسی حالات ایسے نہ تھے کہ کسی حساس ذہن کے لیے حقائق کو بے کم و کاست بیان کرنا ممکن ہو۔ چنانچہ غالب نے اپنے عہد کے المیوں کو علامت، رمز، استعارہ اور ایہام کے پردے میں بیان کیا۔ یہی اسلوب ان کے کلام کو نہ صرف فنی بلندی عطا کرتا ہے بلکہ اسے ایک معتبر تاریخی دستاویز کی حیثیت بھی بخشتا ہے۔

غالب کی شاعری میں علامتی مزاحمت ایک اہم پہلو ہے، جو ان کے دور کے سیاسی اور سماجی حالات کی عکاسی کرتی ہے۔ غالب نے اپنے اشعار میں براہ راست مزاحمت کی بجائے، علامات اور استعاروں کے ذریعے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے اپنے زمانے کے جبر اور ناانصافیوں پر طنز اور تنقید کی۔ غالب کی شاعری میں علامتی مزاحمت کی کئی مثالیں ملتی ہیں، جیسے ان کا محبوب سے شکوہ، جو درحقیقت بادشاہ یا نظام سے شکوہ ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ، غالب نے اپنی شاعری میں کئی ایسے استعارے استعمال کیے ہیں جو اس وقت کے سیاسی حالات پر طنز کرتے تھے۔

(۱)۔ محبوب سے شکوے اور شکایتوں کے تناظر میں

(۲)۔ غالب کے ہاں علامتی اور استعاراتی سطح پر مزاحمتی عناصر کی تلاش

(۳)۔ غالب کے شعری اسالیب میں سیاسی و سماجی پس منظر میں طنزیہ لہجے کی کارفرمائی

(۴)۔ غالب کے کلام میں ان پہلوؤں کی تلاش جس میں براہ راست استعاری تسلط کا بیان ہے۔

(۵)۔ خطوط غالب اور مہر نیروز کی تناظر میں مزاحمتی عناصر کی نشاندہی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اب عہد غالب کے تناظر میں ان مزاحمتی عناصر کی معنویت تلاش کرتے ہیں جو انھوں نے مکاتیب کی روشنی میں بیان کیے ہیں جس میں وہ خود اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کے عہد کے سیاسی حالات صاف گوئی کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ایک خط میں ملک کی تباہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

"مفصل حالات لکھتے ہوتے ڈرتا ہوں" (۶)



یہ جملہ اس فکری اور سیاسی جبر کی واضح شہادت ہے جس کے تحت اہل قلم کو اپنی بات براہ راست کہنے سے گریز کرنا پڑتا تھا۔ یہی کیفیت غالب کے اشعار میں بھی نمایاں ہے، جہاں وہ زبان کی محدودیت اور خاموشی کی معنویت کو یوں واضح کرتے ہیں:

زبان اہل زباں میں، ہے مرگ، خاموشی

یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانی شمع (۱۱)

یہاں خاموشی محض سکوت نہیں بلکہ ایک با معنی احتجاج ہے، جو کہنے سے زیادہ ظاہر کرتا ہے۔ اسی تناظر میں غالب اپنے باطن کی شدت کو یوں بیان کرتے ہیں:

آتش کدہ ہے سینہ مرار از نہاں سے

اے وائے! اگر معرض اظہار میں آوے (۱۲)

یہ شعر اس داخلی کرب کی ترجمانی کرتا ہے جو اظہار پانے کی صورت میں شدید خطرات کا باعث بن سکتا تھا۔ مزید برآں، غالب خاموشی کو دانستہ حکمتِ عملی کے طور پر اختیار کرنے کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

گر خاموشی سے فائدہ اخفائے حال ہے

خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی محال ہے (۱۳)

یہ حقیقت قابل غور ہے کہ ہندوستانیوں کی حیثیت بحیثیت قوم، ۱۹۴۷ء کے ہنگامے سے بہت پہلے متزلزل ہو چکی تھی۔ اس زوال کا احساس اہل سیاست اور اہل ادب دونوں کو تھا۔ اہل سیاست کے احساس نے عملی بغاوت کی صورت اختیار کی، جب کہ شعرا نے اپنے کلام میں اس اجتماعی زوال پر نوحہ کیا۔ مرزا غالب کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اس زوال کو محض سیاسی شکست کے طور پر نہیں بلکہ انسانی وقار اور تہذیبی تشخص کی پامالی کے طور پر محسوس کیا۔ ان کا یہ احساس درج ذیل اشعار میں پوری شدت سے ظاہر ہوتا ہے:

کیوں گردشِ مدام سے گھبرانہ جائے دل؟

انسان ہوں، پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

اور:

یارب! زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے؟



لوح جہاں پہ حرفِ مکرر نہیں ہوں میں (۱۱)

یہ اشعار فرد کی بے توقیری کے ساتھ ساتھ ایک پوری تہذیب کے مٹائے جانے کا نوحہ ہیں۔ اسی تصور کو وہ نہایت گہرے فلسفیانہ انداز میں یوں سمیٹتے ہیں:

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے

یاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے (۱۲)

۱۱؎ کے بعد دہلی اور اس کے نواح پر جو قیامت ٹوٹی، اس نے معاشرتی ڈھانچے کو مکمل طور پر منہدم کر دیا۔ شاہی خاندان کے افراد در بدر ہوئے، شرفا کے مکانات ویران ہوئے اور شہر کی تہذیبی روح ماند پڑ گئی۔ مرزا غالب ان حالات کے عینی شاہد تھے، اسی لیے ان کا بیان محض تخیل نہیں بلکہ تجربے پر مبنی ہے۔ اس کیفیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

کم نہیں وہ بھی خرابی میں، یہ وسعت معلوم

دشت میں ہے مجھے وہ عیش کہ گھریا نہیں ہے (۱۳)

یہ شعر بے وطنی، بے گھری اور تہذیبی انہدام کا نہایت بلیغ استعارہ ہے۔

۱۲؎ کے بعد مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے گئے، وہ اس عہد کی تاریخ کا تاریک باب ہیں۔ مرزا غالب ان مظالم پر ذاتی اور اجتماعی سطح پر شدید رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں:

دل میں ذوقِ وصل و یادِ یار تک باقی نہیں

آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا (۱۴)

یہاں "گھر" محض فرد کا وجود نہیں بلکہ ایک پوری تہذیب کی علامت ہے۔ اسی تسلسل میں وہ کہتے ہیں:

دل نہیں، تجھ کو دکھاتا ورنہ، داغوں کی بہار

اس چراغاں کا کروں کیا، کار فرما جل گیا (۱۵)

چراغاں، جو تہذیبی رونق اور اجتماعی زندگی کی علامت ہے، مکمل طور پر بجھ چکا ہے۔ غالب اپنی ذات اور اہل دنیا کے تعلق کو یوں بیان کرتے ہیں:



میں ہوں اور افسردگی کی آرزو غالب! کہ دل

دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہل دنیا جل گیا ( ) ( )

غالب کے نزدیک تاریخ محض واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک زندہ درس گاہ ہے۔ اسی لیے وہ حوادثِ زمانہ کو آئندہ نسلوں کے لیے تنبیہ قرار دیتے ہیں:

اہلِ بینش کو ہے طوفانِ حوادثِ مکتب

لطمہ رموج کم از سیلی استاد نہیں ( ) ( )

یہ شعر غالب کے تاریخی شعور اور اصلاحی فکر کا مظہر ہے۔

فتحِ دہلی کے بعد اگرچہ اہلِ ملک نے انگریزی حکومت کی اطاعت قبول کر لی، تاہم انگریز حکام کا جذبہ انتقام کم نہ ہوا۔ سزائیں، ضبطِ جائیداد اور مکانات کی مسامری معمول بن گئی۔ غالب ان حالات پر نہایت محتاط مگر با معنی انداز میں شکایت کرتے ہیں:

وائے مظلومی تسلیم و بداحالِ وفا

جانتا ہے کہ ہمیں طاقتِ فریاد نہیں ( ) ( )

یہ شعر سیاسی جبر، بے بسی اور اظہار کی مجبوری کا جامع استعارہ ہے۔

مرزا غالب کا کلام محض غزل گوئی نہیں بلکہ عہدِ زوال کی فکری تاریخ ہے۔ انہوں نے ( ) ( ) ( ) ( ) کے سیاسی، سماجی اور تہذیبی بحران کو جس گہرائی، رمزیت اور فنی مہارت سے بیان کیا، وہ اردو ادب میں اپنی مثال آپ ہے۔ غالب کا تاریخی شعور، ان کے کلام کو ایک ایسے دستاویزی مقام پر فائز کرتا ہے جہاں ادب اور تاریخ ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں۔

غالب کی شاعری محض جمالیاتی تجربے یا داخلی کرب کا اظہار نہیں بلکہ اپنے عہد کی سیاسی، تہذیبی اور فکری شکست و ریخت کے خلاف ایک علامتی احتجاج بھی ہے۔ اگرچہ غالب کی غزل ظاہری سطح پر کلاسیکی اردو غزل کے مروجہ پیکروں سے کدہ، ساقی، شیخ، ناصح، رقیب، معشوق سے مزین نظر آتی ہے، تاہم ان علامات کے باطن میں ایک ایسی مزاحمتی شعوریت کار فرما ہے جو نوآبادیاتی جبر، فکری غلامی اور تہذیبی زوال کے خلاف خاموش مگر گہری بغاوت کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ساختیاتی اور مابعد نوآبادیاتی تنقید کے مطابق لفظ بذاتِ خود جامد معنی نہیں رکھتا بلکہ تاریخی اور سماجی تناظر اس کے مفہیم متعین کرتا ہے۔ غالب کے ہاں یہ تناظر ( ) ( ) ( ) ( )



کے بعد کی وہ تہذیبی فضا ہے جہاں اقتدار، زبان، روایت اور شناخت سب نوآبادیاتی دباؤ کے زیر اثر ہیں۔ چنانچہ غالب کے شعری استعارے محض تصوف یا عاشقانہ واردات تک محدود نہیں رہتے بلکہ اقتدار اور محکومی کے تعلق کو بھی منکشف کرتے ہیں۔ اردو غزل کا روایتی معشوق، جو ستم شعار، خونریز اور بے رحم ہے، غالب کے ہاں محض محبوب نہیں بلکہ غاصب اور جابر اقتدار کی علامت بن جاتا ہے:

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض

اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے (📁📖)

یہ معشوق قریب ہوتے ہوئے بھی دور ہے، دکھائی دیتا ہے مگر گرفت میں نہیں آتا۔ یہی کیفیت نوآبادیاتی اقتدار کی ہے جو براہ راست نظر نہیں آتا مگر اس کے احکام، قوانین اور نتائج ہر سطح پر محسوس کیے جاتے ہیں۔ معشوق کی “بے دہنی” اور “بے کرمی” اس اقتدار کی غیر مرئی مگر فیصلہ کن حیثیت کو ظاہر کرتی ہے۔

غالب کی غزل میں وصال ایک ایسا خواب ہے جو کبھی پورا نہیں ہوتا۔ یہ محرومی محض عشقیہ ناکامی نہیں بلکہ سیاسی و سماجی خود مختاری سے محرومی کی علامت ہے:

یہاں عاشق (محلوم فرد یا قوم) اقتدار کے قریب جا کر بھی اس سے محروم رہتا ہے۔ وصال اگر کہیں ممکن بھی ہے

تو وہ وقتی، مشروط اور فریب آمیز ہے۔

شیخ اور ناصح: اقتدار کے نظریاتی محافظ

غالب کے ہاں شیخ اور ناصح محض اخلاقی کردار نہیں بلکہ وہ عناصر ہیں جو اقتدار کے تسلسل کو یقینی بناتے ہیں:

شیخ: حکم نافذ کرنے والا، خوف پیدا کرنے والا، قانون اور مذہب کے نام پر جبر کو جائز ٹھہرانے والا۔

ناصر: مفاہمت، صبر، قناعت اور رضا بالقضا کی تلقین کرنے والا؛ یعنی محلوم کو اس کی محکومی پر راضی رکھنے والا۔

وہ نہیں ہم، کہ چلے جائیں حرم کو، اے ناسخ!

ساتھ حجاج کے اکثر کئی منزل آئے (📁📖)

یہاں غالب ناصحانہ اخلاقیات کو ایک سیاسی حکمت عملی کے طور پر بے نقاب کرتے ہیں۔



مے کدہ، ساقی اور مے: انقلابی شعور کی علامت  
غالب کے ہاں مے کدہ محض عیش و عشرت کی جگہ نہیں بلکہ وہ ذہنی و فکری آزادی کی فضا ہے جہاں جبر کے خلاف سرمستی پیدا ہوتی ہے۔

مے: شعور، آگہی، بغاوت  
ساقی: وہ قوت یا فکر جو اس شعور کو بیدار کرے  
مے کدہ: آزادی اور انقلاب کی اجتماعی فضا  
بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا  
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا (📁📄)  
مے کدے کی ویرانی اور ساقی کی بے توجہی اس امر کی علامت ہے کہ انقلابی حالات سازگار نہیں اور شعور کی ترسیل مسدود ہو چکی ہے۔  
یہی وہ فضا ہے جسے اقبال بعد میں یوں سمیٹتے ہیں:

"تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند" (📁📄)

اس فکری روایت کا ابتدائی شعور ہمیں غالب کے ہاں ملتا ہے۔ اگر اردو غزل کو محض فارسی روایت کا تسلسل قرار دے کر اسے مزاحمت سے خالی سمجھا جائے تو یہ تاریخی نا انصافی ہوگی۔ غالب نے اسی روایت کے اندر رہتے ہوئے علامتی انحراف پیدا کیا اور غزل کو ایک ایسا بیانیہ عطا کیا جس میں احتجاج براہ راست نہیں بلکہ فکری اور جمالیاتی سطح پر ظاہر ہوتا ہے۔ غالب کی عظمت یہی ہے کہ وہ چیخنے کے بجائے معنی کی سطح پر مزاحمت کرتے ہیں، اور یہی طرزِ اظہار اردو غزل کو نوآبادیاتی عہد میں زندہ، بامعنی اور باوقار بناتا ہے۔ غالب کے کلام میں مزاحمت کسی سیاسی نعرے کی صورت نہیں بلکہ ایک علامتی، تہہ دار اور فکری عمل کے طور پر جلوہ گر ہوتی ہے۔ معشوق، وصال، شیخ، ناصح، مے کدہ اور ساقی یہ سب اردو غزل کے موروثی پیکر ہوتے ہوئے بھی غالب کے ہاں نوآبادیاتی اقتدار، محکومی، اور آزادی کی خواہش کی علامتیں بن جاتے ہیں۔ یوں غالب کی غزل نہ صرف جمالیات کی معراج ہے بلکہ مزاحمتی شعور کی کلاسیکی دستاویز بھی ہے۔

تجاویز و سفارشات



- \* نصابِ تعلیم میں علامتی مزاحمت کی شمولیت: جامعات اور کالجوں کے اردو ادبیات کے نصاب میں کلام غالب کو علامتی مزاحمت کے تناظر میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ میں تاریخی شعور اور تنقیدی فہم پیدا ہو۔
- \* نوآبادیاتی شعور پر مبنی تحقیقی مراکز کا قیام: پاکستانی جامعات میں نوآبادیاتی ادب اور علامتی اظہارِ مزاحمت پر خصوصی تحقیقی یونٹس قائم کیے جائیں جو کلاسیکی متون کی نئی قرأت کو فروغ دیں۔
- \* کلاسیکی ادب کی معاصر قرأت کا فروغ: غالب سمیت کلاسیکی شعرا کے کلام کو موجودہ سماجی، سیاسی اور ثقافتی مسائل سے جوڑ کر پڑھانے اور پیش کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- \* ادبی مکالمے اور عوامی لیکچرز کا انعقاد: ادبی ادارے اور ثقافتی فورمز کلام غالب میں مزاحمت کے موضوع پر سیمینارز اور مکالمے منعقد کریں تاکہ عوامی سطح پر فکری بیداری پیدا ہو۔
- \* تحقیقی و تنقیدی تراجم کی سرپرستی: حکومت اور تعلیمی ادارے کلام غالب اور اس پر ہونے والی جدید تحقیق کے معیاری انگریزی و علاقائی زبانوں میں تراجم کی سرپرستی کریں۔
- \* ادب کو سماجی شعور کے آلے کے طور پر بروئے کار لانا: میڈیا اور تعلیمی پلیٹ فارمز کے ذریعے کلاسیکی اردو ادب کو سماجی انصاف، فکری آزادی اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے۔

## حوالہ جات

- غالب، مرزا، اسد اللہ، دیوانِ غالب، (مدون حمید احمد خاں)، مجلس ترقی ادب لاہور، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴



- 📁 - ایضاً، ص 📁
- 📁 - محمد اقبال، علامہ، بیل جبریل، تاج کمپنی، برانڈر تھر روڈ، لاہور، 📁